سرکاری رپورٹ

ساتواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کاروائی

اجلاس منعقدہ ۲۰ جنوری ۱۹۹۸ء بمطابق ۲۱ رمضان المبارک ۱۴۱۸ ہجری بروز منگل

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱۔	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۵
۲۔	دعائے مغفرت	۶
۳۔	وقفہ سوالات	۹
۴۔	رخصت کی درخواستیں	۳۷
۵۔	تحریک التوا نمبر ۱ منجانب عبدالرحیم خان مندوخیل	۳۸
۶۔	زیرو آور (Zero Hour)	۴۶
۷۔	بلوچستان کے ساحلی ترقیاتی اداروں کا مسودہ قانون مصدرہ نمبر ۱۹۹۸ پیش ہوا	۵۹
۸۔	بلوچستان زرعی ترقیاتی بورڈ کا مسودہ قانون مصدرہ نمبر ۲ ۱۹۹۸ء میں پیش ہوا	۶۴

بلوچستان صوبائی اسمبلی سکرٹریٹ

ساتواں بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۹۸ء مطابق ۲۱ رمضان المبارک ۱۴۱۸ھ (بروز منگل) بوقت ساڑھے گیارہ بجے (قبل دوپہر)

زیر صدارت جناب میر عبدالجبار اسپیکر صوبائی اسمبلی ہال

کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین آخوندزادہ

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۝

ترجمہ :- بہت بابرکت ہے وہ خدا جس کے ہاتھ بادشاہی ہے اور جو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ جس نے موت اور حیات اس لئے پیدا کیا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے اچھے کام کون کرتا ہے "جو غالب اور بخشنے والا ہے۔"

جناب اسپیکر : جزاک اللہ

سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر صنعت) : جناب اسپیکر صاحب ؟

جناب اسپیکر : جی سردار صاحب

سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر صنعت) : سانحہ مومن پورہ لاہور کے شہداء کے لئے فاتحہ خوانی اور ہمارے گورنر جنرل موسیٰ صاحب کے

جناب اسپیکر : کن کو؟

سردار عبدالرحمن کھیتران (وزیر صنعت) : جنرل موسیٰ صاحب کے صاحبزادے حسن موسیٰ کو اور جناب خان اف قلات کی وفات پر بھی

میر جان محمد جمالی : قرارداد جمع کرائی تھی اسی سلسلے میں۔ خان آف قلات مرحوم کے لئے یہ سب پھر شامل کریجئے گا۔

مولوی امیر زمان سینئر وزیر : جی زیادہ ہیں۔ ایک یہ مومن پورہ والا واقعہ ہے جناب اسپیکر ایک خان آف قلات اور ایک افغانستان جہاز کا واقعہ جو ہوا ہے اور مسلم لیگ کے عبدالغفور ہوتی صاحب کا جو واقعہ ہے اور مولانا انیس الرحمان درخواستی کا واقعہ ہے۔ جنرل موسیٰ صاحب کے صاحبزادے۔ بہت زمانے سے اجلاس نہیں ہوا ہے۔ یہ جتنے بھی واقعات ہوئے ہیں ملک میں اب اس پہ بحث کی میرے خیال میں ضرورت نہیں ہے۔ دعا کرلیں گے۔ پھر ایک دن باقاعدہ اس کے

جناب اسپیکر : جی دعا کرلیں

میر عبدالکریم نوشیروانی : جناب میرا خیال ہے کہ نئے سال جتنی بھی اموات ہوئیں ہیں سب کے لئے دعا فرمائی جائے مولوی صاحب کو میں کہتا ہوں۔

(حولہ بالا مرحومین کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب اسپیکر : جزاک اللہ وقفہ سوالات۔ سوال نمبر ۱۹۶۔ مسٹر عبدالرحیم مندوخیل صاحب۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب اسپیکر سوال نمبر ۱۹۶

جناب اسپیکر : وزیر صحت صاحب کی جگہ پہ مولانا صاحب آپ جواب دیں گے۔؟

مولوی امیر زمان سینئر وزیر صحت : صاحب تو بیمار ہیں ان کا ہاتھ ٹوٹا ہوا ہے۔ اور کراچی گئے ہوئے ہیں اور عمرہ پہ گئے ہوئے ہیں اب خان صاحب کا اطمینان ہو سکتا ہے تو میں جواب دیدوں گا؟

عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب اسمیں وزیر صاحب تشریف نہیں لائے ہیں اور یہ ایسے سوالات ہیں اسمیں مجموعی طور پر آج صحت کے سوالات ہیں اور اسمیں ایسے سوالات ہیں جنکے جوابات بھی یعنی ابھی ملے ہیں۔ اب ہم بھی اسکو Study کریں اور وزیر صاحب نہ ہوں اور سوال بڑے اہم ہیں۔ تو اسلئے میں یہ Request کروں گا کہ وزیر صاحب کے آنے تک ان سوالات کو Deffer کیا جائے۔

جناب اسپیکر : دراصل عبدالرحیم خان صاحب یہ سوالات ۱۳ نومبر کو بھی آئے تھے اور اسوقت بھی موخر کئے گئے تھے۔ دوبارہ آرہے ہیں۔ تو اب بھی اگر آپ کہتے ہیں کہ موخر کیا جائے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ وزیر صاحب کو جواب دینے دیجئے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا وہ بالکل with due respect اسکا جواب دے ہی نہیں سکتے ہیں۔ انہیں علم ہی نہیں ہے انہوں نے Study ہی نہیں کی ہے۔

جناب اسپیکر : نہیں جواب تو لکھے ہوئے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : خانہ پوری اور بات ہے جناب والا۔

جناب اسپیکر : نہیں جوابات تو خان صاحب لکھے ہوئے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا میں ایسے ہی سوال کرتا ہوں لیکن اسکو ریکارڈ پر نہ لائیں مثلاً ضمنی سوال کرتا ہوں کہ ڈاکٹر جو ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم نہ باہر بھیجیں گے آپ لسٹ کے صفحہ تین پہ ایک دو تین چار پانچ۔ اس حد تک جو نام ہیں ان میں کون ڈاکٹر ہیں ؟ اور حیثیت ڈاکٹر کے کن قواعد کے تحت تو یہ بات صرف وزیر صاحب بتا سکتے ہیں جناب والا۔

جناب اسپیکر : نہیں یہ ڈاکٹر ہیں جی۔

مولوی امیر زمان سینئر وزیر : نہیں جی ڈاکٹر نہیں سکے سوال معاف میں لکھا ہوا ہے۔ یہ معاف ہیں۔

جناب اسپیکر : جی جی۔

سینئر وزیر : یقینی معاف ہیں۔ آپکے سوال میں معاف بھی ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : کہاں؟ بالکل

سینئر وزیر : سوال پڑھیں تو آپ نے Study نہیں کی ہے ہم نے کی ہے۔ دیگر اسٹاف

عبدالرحیم خان مندوخیل : درست

جناب اسپیکر : لکھا ہوا ہے ڈاکٹروں اور دیگر سٹاف کے نام

عبدالرحیم خان مندوخیل : نہیں اسٹاف تو ڈاکٹر ہونا چاہیے جناب والا یعنی اس سے

سینئر وزیر : تمام اسٹاف ڈاکٹر نہیں ہیں۔ وہاں سویپر بھی ہیں باقی لوگ بھی ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : دیکھیں وہ پھر Technician میں آتی ہیں۔ یہ جو آپ کے لوگ ہیں یہ انتظامیہ کے لوگ یہ کیسے کن رولز کے تحت ان وظائف کے لئے یا ان دیگر جو وہاں سیمینار ہوتے ہیں ان کے لئے کس طرح بھیجے جا سکتے ہیں اتنے بڑے خرچہ پہ تو اسطرح جناب والا سوالات ہیں۔ میری عرض یہ ہے کہ یہ وزیر صاحب کے علاوہ کوئی اور منسٹر صاحب اور وہ بھی جنہوں نے اسکو تیار نہ کیا ہو ایسے ہی اپنے اوپر ذمہ داری لی ہو کہ میں جواب دیدوں۔

جناب اسپیکر : درست ہے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ یہ سوالات اس سے قبل بھی آئے ۱۳ نومبر کو آئے آپکے سوالات جوابات اسوقت بھی تھے۔ چونکہ وزیر صاحب نہیں تھے اسوقت موخر کر دیے گئے تھے اور اب دوبارہ آئے ہیں۔ اب پھر آپ جیسے ارشاد فرما رہے تھے کہ پھر سے بارہ آنے پڑیں گے۔ تو یہ میں سمجھتا ہوں کہ ایک تو وقت کے ضیاع کے علاوہ اسٹیشنری اور دوسری اور چیزیں کافی ہوتی ہیں اسمیں خرچ ہوتا ہے وہ ٹھیک ہے آپ کیلئے ممبران حضرات کے لئے آنریبل ممبرز کے لئے ایسی کوئی بات نہیں ہونی چاہیے۔ اسی لئے یہ ہاؤس ہے اسی مقصد کیلئے ہے مگر جس طرح کہ جوابات آچکے ہیں اور ایک وزیر صاحب جواب دینا چاہتے ہیں تو میرے

خیال میں خان صاحب اگر آپ اسے سن لیں تو یہ بہتر رہیگا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا اس ایک سوال کی حد تو ہم لے لیتے ہیں جیسے آپکے یعنی اس پہ

جناب اسپیکر : اور میں دوسری ایک عرض کرنا چاہوں گا جی وزیر اعلیٰ صاحب تشریف فرما ہیں

عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا سوال کا جواب اور اسمیں اسمبلی میں اس پہ اطمینان بخش بحث کے علاوہ جو بھی خرچہ ہو خرچہ اپنی جگہ پہ آیا یہ ایسا خرچہ ہے کہ اگر آپ سمجھیں کہ ایک شخص یہاں سے امریکہ جائے آئے بغیر رول کے بغیر ریگولیشنز کے اور اسکے مقابلہ میں اس سوال کو اسلئے یہاں دوبارہ اسمبلی میں نہ لایا جائے کہ اس پہ خرچ پڑتا ہے۔

جناب اسپیکر : نہیں نہیں آچکا ہے دوبارہ بھی آیا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : میری عرض یہ ہے کہ وہ irregularities جو حکومت میں کی جاتی ہیں انکے صحیح طور پہ راستہ روکنے کے لیئے یہ اسمبلی اور اسمبلی میں سوال اور اسکا جواب یہ اہم ترین aspect ہے۔ اسلئے میں یہ عرض کروں گا کہ خرچہ بذات خود یعنی اسکو منع نہیں کرسکتا۔ کیونکہ اس سے زیادہ خرچہ irregularity سے ہوتا ہے۔

جناب اسپیکر : قواعد کے مطابق یہ ہے کہ اگر کوئی وزیر صاحب موجود نہ ہوں تو حکومتی وزراء میں سے کسی کو بھی کہا جاسکتا ہے کہ آپ جوابات دیں۔ اب ایسی پابندی نہیں ہے کہ وہی وزیر جو کہ متعلقہ ہے وہ جواب دیں۔

وقفہ سوالات

۱۹۲X مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل

(۱۳ نومبر ۱۹۹۷ء کو موخر شدہ)

کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) سال ۱۹۸۸ء تا مئی ۱۹۹۷ء کے دوران صوبہ کے خرچ پر کتنے ڈاکٹرز و دیگر اسٹاف کو

اندرون بیرون ملک وظیفوں پر اعلی تعلیم وتربیت کیلئے بھیجا گیا ہے۔ڈاکٹروں ودیگر اسٹاف کے نام مع ولدیت ر تعلیمی کوائف تاریخ تعیناتی اور ضلع رہائش کی تفصیل دی جائے۔ نیز ہر ڈاکٹر ودیگر اسٹاف ممبر پر آمدہ خرچ کی فرداً فرداً تفصیل بھی دی جائے۔

(ب)مذکورہ وظائف پر بھیجنے کیلئے بنیادی ضروری شرائط ر اہلیت کیا رکھی گئی تھیں نیز کیا مذکورہ وظائف کی عام تشہیر کی گئی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو کن وسائل یعنی کن اخبارات اور ٹی وی پروگراموں کے ذریعے اگر نہیں تو کیوں۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر)

(الف) وزیر صحت

محکمہ صحت کے ڈاکٹر حضرات کو اعلی تعلیم کیلئے صوبائی حکومت کے خرچ پر بیرون ملک تربیت پر نہیں بھیجا جاتا ہے تاہم ڈاکٹروں کو اندرون ملک مختلف ڈگری کورسز کے لئے مختلف میڈیکل تعلیم اداروں میں ڈیپوٹیشن پر بھیجا جاتا ہے۔

(ب) میڈیکل آفیسران ڈیمانسٹریٹرز اسسٹنٹ پروفیسران اور دیگر ڈاکٹروں کو وفاقی حکومت کی منظوری کے بعد مختلف بین الاقوامی ایجنسیوں یا اداروں کے تعاون کردہ سیمیناروں ورکشاپوں کیلئے نامزد کیا جاتا ہے نامزدگی کرتے وقت تعاون کردہ اداروں کے جانچنے کی کسوٹی (Criteria) اور صوبے کی ضروریات کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔

نامزدگی کیلئے ایک ڈیپارٹمنٹل سلیکشن کمیٹی تشکیل دی ہوئی ہے جو ان تمام امور کا بغور جائزہ لیتی ہے اور ان تمام نکات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی سفارشات مرتب کرتے ہے سفارشات محکمہ منصوبہ بندی کو ارسال کردی جاتی ہیں۔

جو کہ مزید چھان بین کے بعد ان سفارشات کو وفاقی حکومت کو ارسال کیا جاتا ہے جہاں سے ان کی حتمی منظوری ہوتی ہے ڈاکٹروں کی فہرست جو تربیتی ورکشاپ ر ٹریننگ ر سیمینار (بیرون ملک) میں شرکت کرچکے ہیں دستیاب ریکارڈ کی مطابق ذیل ہے

نمبر شمار	ڈاکٹروں کے نام اور موجودہ پوسٹنگ	مضمون	انسٹیٹیوٹ	تعاون کا ادارہ	ٹریننگ کا دورانیہ	کیفیت
۱۔	کرنل محمد ہاشم سیکرٹری ایس اینڈ جی اے ڈی	پروجیکٹ پلاننگ	نوفیلڈ انسٹیٹیوٹ لیڈیو۔کے	او،ڈی،اے	دو ہفتے	
۲۔	عبدالرحمن خان ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ	پروجیکٹ	نوفیلڈ انسٹیٹیوٹ	او،ڈی،اے	دو ہفتے	
۳۔	ڈاکٹر محمد موسیٰ بلوچ پروجیکٹ ڈائریکٹر ایف ایچ،ٹو	پروجیکٹ	نوفیلڈ انسٹیٹیوٹ	او،ڈی،اے	دو ہفتے	
۴۔	سجاد برکت قریشی ڈائریکٹر پی،ایچ ڈی،سی	پروجیکٹ	نوفیلڈ انسٹیٹیوٹ	او،ڈی،اے	دو ہفتے	
۵۔	اختر حمید خان چیف پلاننگ آفیسر	پروجیکٹ	نوفیلڈ انسٹیٹیوٹ	او،ڈی،اے	دو ہفتے	
۶۔	ڈاکٹر مقصود وکاسی ریکروٹمنٹ کوارڈینیٹر ایف ایچ ٹو	پروجیکٹ	نوفیلڈ انسٹیٹیوٹ	او،ڈی،اے	دو ہفتے	
۷۔	ڈاکٹر برکت قریشی ڈائریکٹر پی ایچ ڈی سی	ایچ۔آر ڈویلپمنٹ	نوفیلڈ انسٹیٹیوٹ لیڈز یو کے	او،ڈی،اے	چھ ہفتے	
۸۔	ڈاکٹر برکت علی ہیڈ آف ڈی،اے۔سی	ایچ۔آر مینجمنٹ	نوفیلڈ انسٹیٹیوٹ	او،ڈی،اے	چھ ہفتے	
۹۔	ڈاکٹر رخسانہ مجید اسسٹنٹ پروفیسر سی ایم،ڈی،بی ایم سی	پبلک ہیلتھ	نوفیلڈ انسٹیٹیوٹ	او،ڈی،اے	چھ ہفتے	

نمبر شمار	ڈاکٹروں کے نام اور موجودہ پوسٹنگ	مضمون	انسٹیٹیوٹ	تعاون کا ادارہ	ٹریننگ کا دورانیہ	کیفیت
۱۰۔	ظفر اقبال قادر ایڈیشنل سیکرٹری ہیلتھ ڈویلپمنٹ	ایچ۔ آر	نوفیلڈ انسٹیٹوٹ	او،ڈی،اے	پانچ ہفتے	
۱۱۔	ڈاکٹر منیر کاسی ڈائریکٹر پی ایچ،ڈی سی نوفیلڈ یو کے	ڈویلپمنٹ	مانچسٹر یو کے	او،ڈی،اے	پانچ ہفتے	
۱۲۔	ڈاکٹر سکندر ریاض ہیڈ اف، سی ڈی، ایم پی، ایم، سی	انسٹیوشنل ڈویلپمنٹ	نوفیلڈ یو کے	او،ڈی،اے	چار ہفتے	
۱۳۔	ڈاکٹر زبیر احمد خواجہ خیل	سرٹیفیکیٹ ان ہیلتھ منیجمنٹ	نوفیلڈ یو کے	او،ڈی،اے	بارہ ہفتے	
۱۴۔	ڈاکٹر داو محمد ڈی، ڈی ایچ، اے، پی ایچ ڈی سی	سرٹیفیکیٹ ان ہاسٹل منیجمنٹ	نوفیلڈ یو کے	او،ڈی،اے	بارہ ہفتے	
۱۵۔	ڈاکٹر مسعود دو قادر نوشیروانی ڈپٹی پروجیکٹ ڈائریکٹر ایم ٹو	سرٹیفیکیٹ ان پروجیکٹ منیجمنٹ	بریڈ فورڈ یونیورسٹی یو کے	او،ڈی،اے	سولہ ہفتے	
۱۶۔	ڈاکٹر مقصودہ کاسی ایکروٹمنٹ کوارڈینیٹر ایف، ایچ، ٹو	ایم اے ان ہیلتھ منیجمنٹ لیڈر	نوفیلڈ یو کے	او،ڈی،اے	ایک سال	
۱۷۔	شفیق الرحمن لیکچرر ڈی، اے، ایس	سرٹیفیکیٹ ان ہیلتھ منیجمنٹ	نوفیلڈ یو کے	او،ڈی،اے	بارہ ہفتے	

نمبر شمار	ڈاکٹروں کے نام اور موجودہ پوسٹنگ	مضمون	انسٹیٹیوٹ	تعاون کا ادارہ	ٹریننگ کا دورانیہ	کیفیت
۱۸۔	ڈاکٹر عبدالعزیز ڈیماٹیر سی ایم ڈی، بی ایم سی	ماسٹر آف پبلک ہیلتھ	نوفیلڈ	یو کے	او، ڈی، اے	ایک سال
۱۹۔	ڈاکٹر داد محمد ڈی، ڈی ایچ، اے، پی، ڈی سی	ماسٹر ان ہاسٹل مینجمنٹ	نوفیلڈ	یو کے	او، ڈی، اے	نو مہینے
۲۰۔	محمد نصیر پلاننگ آفیسر	پوسٹ گریجویٹ ان ہیلتھ پلاننگ اینڈ پالیسی	نوفیلڈ مینجمنٹ	یو کے	او، ڈی، اے ہیلتھ پروجیکٹ	نو مہینے
۲۱۔	ڈاکٹر مظہر بلوچ پلاننگ آفیسر	ایم، ایس سی ہیومن ریسورسز ڈیولپمنٹ	یونیورسٹی فانچسٹر	یو کے	PHDC پی / اے ڈی / بی	ایک سال
۲۲۔	ڈاکٹر اشرف علی بگٹی میڈیکل آفیسر	ٹوبر کلوس کنٹرول	ان جاپان کوریا اور دوسرا ممالک		بے کا	۳ مہینے
۲۳۔	ڈاکٹر عبدالحمید شاہ لیپروسی فیلڈ آفیسر	کیومینٹی آئی ہیلتھ	ان لندن		جرمن لیپروسی ریلیف ایسوسی ایشن	دو مہینے
۲۴۔	ڈاکٹر نصیر احمد بلوچ	کیومینٹی آئی ہیلتھ	ان		جرمن لیپروسی ریلیف	دو مہینے
۲۵۔	ڈاکٹر محمد حسین ڈی ایچ او	ماسٹر آف پبلک ہیلتھ	نوفیلڈ انسٹیٹیوٹ		او، ڈی، اے	چھ مہینے
۲۶۔	ڈاکٹر شہاب ثاقب	کیومینٹی مینٹل ہیلتھ		یو کے	ڈبلیو ایچ او	چار ہفتے
۲۷۔	ڈاکٹر رشیدہ پانیزئی ڈیماٹیٹر	ڈیپروڈکیٹو ہیلتھ ڈویلپمنٹ کنٹریز	ان یو کے	یو کے	برٹش کونسل	چار مہینے

نمبر شمار ڈاکٹروں کے نام مضمون انسٹیٹیوٹ تعاون کا ادارہ ٹریننگ کیفیت
اور موجودہ پوسٹنگ کا دورانیہ

۲۸۔ ڈاکٹر امان اللہ خان کوالیٹی سیمنٹ فوٹو گورنمنٹ آف چار ہفتے
فارماسسٹ فارماسیوٹیکل پروڈکٹس تھائی لینڈ
ان تھائی لینڈ

۲۹۔ غلام سرور کانی ڈرگ ڈیمانڈ ریڈکشن تھائی لینڈ گورنمنٹ آف چار ہفتے
اسسٹنٹ پروفیسر اور17ایڈز پروینشن تھائی لینڈ

۳۰۔ منیر اقبال ای این ٹی پروموشن ریشنل فلپائن ڈبلیو، ایچ، او دو ہفتے
سپشلسٹ ڈرگ ان فلپائن

۳۱۔ قاضی محمد رضوان انفیکشن ڈیزتران سویزرلینڈ ڈبلیو، ایچ، او چھ ہفتے
اسسٹنٹ پروفیسر سویزرلینڈ

۳۲۔ ڈاکٹر سعید اللہ خان ڈی ایچ او سٹڈی ٹور انڈونیشیا یو ان ایف پی اے دس روز
لوپی پی سی بی انڈونیشیا

۳۳۔ ڈاکٹر عبدالحق لاسی ڈائریکٹر آفیشل وزٹ ترکی یو این آئی سی ای ایف دو دن
جنرل ہیلتھ ٹو ترکی

۳۴۔ ڈاکٹر شفیع احمد لودھی ملیریالوجی ان انڈیا منسٹری آف مارن آفیسر ایک ہفتہ
انڈیا اسلام آباد

۳۵۔ ڈاکٹر عید گار محمائل ٹرانسیمشن میڈیسن رمن جارڈن ڈبلیو ایچ، او چار دن
ایسوسی ایٹ پروفیسر رمن جارڈن

۳۶۔ ڈاکٹر سکندر علی شیخ کمپرے جینو بہار یو ایس کے جے ائی سی اے سات دن
پروفیسر لوجیکل جیکا

نمبر شمار	ڈاکٹروں کے نام اور موجودہ پوسٹنگ	مضمون	انسٹیٹیوٹ	تعاون کا ادارہ	ٹریننگ کا دورانیہ	کیفیت
۳۷۔	ڈاکٹر ارباب عبدالودود اسسٹنٹ پروفیسر اناٹومی	ٹول فار میکنگ ماڈلز ان سنگاپور	سنگاپور	جے ائی سی اے	سات دن	
۳۸۔	ڈاکٹر عبدالصمد اسسٹنٹ پروفیسر	ٹریننگ گیس چرومیتھا گرافی سنگاپور	سنگاپور	جے ائی سی اے	ایک ہفتہ	
۴۰۔	ڈاکٹر عبدالسلام اسسٹنٹ پروفیسر	ہائی پریشر لیقوائڈ رومیتھا گرافی		جے ائی سی اے جیکا	دوہفتے	
۴۱۔	ڈاکٹر نگہت پروین لیڈی میڈیکل آفیسر	ڈگری کورس ان کمیونٹی ہیلتھ	آسٹریلیا	آسٹریلیا	دوسال	
۴۲۔	ڈاکٹر عبدالرشید ترین میڈیکل سپرنٹنڈنٹ	ہیلتھ ڈیلیگیشن سٹڈی ٹور ان ایران	ایران	ڈبلیو ایچ او	ایک ہفتہ	
۴۳۔	ڈاکٹر کرم شاہ چیسٹ سپیشلسٹ	سٹڈی ٹور ان ایران	ایران	ڈبلیو ایچ او	ایک ہفتہ	
۴۴۔	ڈاکٹر عدنان مجید میڈیکل آفیسر	ریلیٹیشن آف ڈرگ ایڈکٹس کولمبو	کولمبو	کولمبو	ایک ہفتہ	
۴۵۔	ڈاکٹر محمد سلطان پراچہ ایپی ڈومالوجسٹ	ریجنل کانفرنس انفیکشن ڈیزیز مصر	مصر	ڈبلیو ایچ او	تین دن	
۴۶۔	ارباب عبدالودود اسسٹنٹ پروفیسر اناٹمی	میکنگ ماڈل جرمنی	جرمنی	جے ائی سی اے جیکا	دوہفتے	

نمبر شمار	ڈاکٹروں کے نام اور موجودہ پوسٹنگ	مضمون	انسٹیٹیوٹ	تعاون کا ادارہ	ٹریننگ کا دورانیہ	کیفیت
۴۷	ڈاکٹر محمد طاہر اچکزئی ہیڈ آف کارڈیالوجی	کلر ڈوپلر ایکو کارڈیو یالوجی ان یو ایس اے	ایس اے ایم ایس یونیورسل		ایک ہفتہ	
۴۸	ڈاکٹر جمیل احمد مرزا	پروجیکٹ آف ایکوپمنٹ ان سویزرلینڈ	سویزرلینڈ	جے ای سی اے جیکا	دو ہفتے	
۴۹	ڈاکٹر جہانگیر جعفر	ماسٹر اف پرائمری ہیلتھ کیئر مینجمنٹ	تھائی لینڈ	گورنمنٹ آف تھائی لینڈ	دس ماہ	ابھی تک ٹریننگ پر ہے
۵۰	ڈاکٹر طارق جعفر ڈی ڈائریکٹر پروانشل ہیلتھ ڈویلپمنٹ سینٹر کوئٹہ	ہمان ریسورسز ڈویلپمنٹ	یو کے	او ڈی اے	چار مہینے	ٹریننگ فروری سے شروع ہوگی
۵۱	ڈاکٹر نصیر احمد اچکزئی انچارج ڈی ایچ ڈی سی	ہیومن ریسورسز	یو کے	او ڈی اے	چار مہینے	ٹریننگ فروری سے شروع ہوگی
۵۲	ڈاکٹر سیف الدین پروانشل ایچ ایم آئی ایس کوارڈی نیٹر	انفارمیشن سسٹم	یو کے	او ڈی اے	چھ مہینے	
۵۳	ڈاکٹر محمد امجد انصاری پلاننگ آفیسر	ہیلتھ فنانس	یو کے	او ڈی اے	۱۲ مہینے	ابھی تک ٹریننگ پر ہے
۵۴	ڈاکٹر شہاب ثاقب	پبلک ہیلتھ	یو کے	او ڈی اے	۱۲ مہینے	ابھی تک ٹریننگ پر ہے

میر عبدالکریم نوشیروانی : جناب اسپیکر اس پر حث کرنے کی کیا ضرورت ہے جبکہ سینئر منسٹر صاحب تشریف رکھتے ہیں متعلقہ سیکرٹری صاحب تشریف رکھتے ہیں۔ اگر وہ جواب سے مطمئن نہیں تو سیکرٹری صاحب ان کو بریف کریں گے۔ ان سوالات کو بار بار ڈیفر کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا کسی وزیر صاحب کو بھی یہ حوالے نہیں کیے گئے ہیں

جناب اسپیکر : میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں اس وقت وزیر اعلیٰ صاحب تشریف فرما ہیں اور سیکرٹری صاحبان بھی موجود ہیں۔ قواعد کے مطابق سوالات کے جوابات 72 گھنٹے پہلے آنے چاہیے ہیں اسمبلی سیکرٹریٹ میں مگر جوابات اس طرح نہیں آتے۔ اب یہ جوابات کل آئے ہیں تو وزیر اعلیٰ صاحب مہربانی کر کے سیکرٹری حضرات کو پابند کریں کہ جوابات 72 گھنٹے پہلے اسمبلی سیکرٹریٹ میں آئے ہیں۔ تاکہ ہم ایک دن پہلے معزز ممبران کو یہ دے اور سوال کنندہ کو علم ہو کہ میرا جواب یہ آچکا ہے۔ مہربانی کر کے اس کو آئندہ کے لیے نوٹ فرمالیا جائے تاکہ اس کا ازالہ ہو سکے۔

چلیے اگلا سوال جناب عبدالرحیم خان

عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا یعنی آپنے یہ سوال ریکارڈ پر لے آئے؟

جناب اسپیکر : ہاں میں ریکارڈ پر لے آیا

عبدالرحیم خان مندوخیل : تو میرے ضمنی سوال کا کیا جواب بنا

یعنی کہ سیریل نمبر ایک سے لیکر پانچ تک اسی طرح اور بھی ہو سکتے ہیں وہ ڈاکٹر نہیں اور باہر ڈاکٹر کی حیثیت سے ٹریننگ پر بھیجے گئے اور یہاں جو ذکر ہے صفحہ نمبر 3 پر وہاں نمبر شمار میں لکھا گیا ہے ڈاکٹروں کے نام اور موجودہ پوسٹنگ۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : وہ جواب دے دیں یعنی وہ دیگر اسٹاف میڈیکل سائیڈ پروفیشنل سائیڈ میں ڈاکٹر اور ٹیکنیشن کیا یہ ایڈمنسٹریٹو جوان کے آفیسرز ہے۔ یہ پروفیشنل سائیڈ پر

آتے ہیں ان کے نئے جائز ہے یہ جائز ہے۔

مولانا امیر زمان: جناب اسپیکر: سوال میں اس طرح ہے کہ ڈاکٹر وہ دیگر اسٹاف تو یہاں جواب میں جو آیا ہے عبدالرحمن کا نام یا ڈاکٹر موسیٰ خان کا نام وہ لیتے ہیں یا کسی دوسرے تیسرے کا نام لیتے ہیں۔ یہ محکمہ صحت میں ملازم ہے بیمار سے متعلق جو انتظامات کرتے ہیں وہ اس بنیاد پر گئے ہیں اور جا سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر کہتے ہیں جا سکتے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: آپ بھی سمجھتے ہیں کہ جا سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر: جی ہاں میں ان کی بات پر یقین کرتا ہوں

اگلا سوال عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب

۱۹۷ عبدالرحیم خان مندوخیل: کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) سال ۱۹۹۰ء تا مئی ۱۹۹۷ء کے دوران محکمہ صہت میں گریڈ تا ریڈ ۱۷ کے کتنے ملازمین تعیات ہوئے ہیں تعیات کردہ ملازمین کے نام مع ولدیت تعلیم کوائف تاریخ تعیاتی جائے اور ضلع رہائش کی تفصیل دی جائے۔

(ب) مذکورہ تعیناتیوں کے لئے بنیادی شرائط ر اہلیت کیا رکھ گئی تھی اور کیا مذکورہ آسامیوں میں عام تشہیر کی گئی ہے اگر جواب اثبات میں تو کن اخبارات ورسائل مین اگر نہیں تو کیوں؟

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر)

الف) سال ۱۹۹۰ء تا مئی ۱۹۹۷ء تک محکمہ صحت میں تعینات کئے گئے گریڈ گریڈ ۱ تا ۱۶ کے ملازمین کے نام اور دیگر مطلوبہ کوائف جھنڈی الف کے تحت بتفصیل ضخیم ہے لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

سال ۱۹۹۰ء کے دوران محکمہ صحت میں گریڈ ۱۷ کا کوئی آفیسر تعینات نہیں کیا گیا تاہم سال ۱۹۹۱ء تا سال ۱۹۹۲ء کے دوران گریڈ ۱۷ کے کل (۲۹۵) آفیسر محکمہ صحت میں تعینات کئے گئے جن کی منسلک لسٹ جھنڈی (ب) میں درج تفصیل کی فہرست انگریزی میں ہونے کے علاوہ

ضخیم بھی ہے لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

ب) گریڈ ۱ تا ۱۵ کے ملازمین کی تعیناتی ڈائریکٹوریٹ جنرل ہیلتھ سروس کرتا ہے جن کی تشہیر مقامی اخبارات کے ذریعے کی جاتی ہے جبکہ گرید ۱۶ اور ۱۷ کے ملازمین کی تعیناتی بلوچستان پبلک سروس کمیشن کی سفارش پر عمل میں آتی ہے جن کی تشہیر بلوچستان پبلک سروس کمیشن بذریعہ اخبارات خود کرتا ہے۔

جناب اسپیکر: کوئی ضمنی سوال

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اس میں بلکل اسی طرح سوال کے ایک جز کا جواب جو ابھی ملا ہے مثلاً (ب) بلحہ میں یہ کہونگا کہ جناب والا جواب (الف) پھر اس کے جو سب پیراگراف ہے اس میں لکھا ہے سال ۱۹۹۰ء کے دوران محکمہ صحت میں گریڈ ۱۷ کے کوئی آفیسر تعینات نہیں کیا گیا تاہم سال ۱۹۹۱ء تا ۱۹۹۲ء کے دوران گریڈ ۱۷ کے کل (۲۹۵) آفیسران محکمہ صحت میں تعینات کیئے گئے جن کی تفصیل منسلک ہے لسٹ جھنڈی ب میں درج ہے۔ یہ بھی جناب والا اتنا تفصیلی ہے اور ہمیں ابھی ملا ہے۔ اس لئے جناب والا ہم اس کے جائز و ناجائز کے بارے میں کچھ بھی سوال نہیں کر سکتے اسی طرح پھر سال ۱۹۹۳ تا مئی ۱۹۹۷ء کے دوران تعینات کیئے گئے گریڈ ۱۷ کے آفیسران کے نام اور دیگر تمام مطلوبہ کوائف (جھنڈی) کے منسلک ہے ابھی اجلاس شروع ہوا ہے اور یہ ہمارے ٹیبل پر رکھ دئے گئے۔ یہ بڑا مشکل ہے۔

مولانا امیر زمان: جناب اسپیکر قواعد کے تحت آدھ گھنٹہ پہلے ملنا چاہیے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: قواعد کے مطابق تین دن پہلے ملنا چاہیے۔

جناب اسپیکر یہ درست ہے کہ ایک گھنٹے پہلے ٹیبل پر آنا چاہیے مگر اسمبلی کو آنا چاہیے ۲۷ گھنٹے پہلے رول نمبر ۲، ۴ کے تحت۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: تین دن پہلے آنا چاہیے اور تین دن پہلے کی جناب والا میں اس میں عرض کروں کہ ہم نے اسمبلی کے اجلاسوں میں دیکھا ہے کہ یہ بالکل جوابات آخری ٹائم پر جب آپ یہاں بیٹھ جاتے ہیں تو آپ کو جوابات کی کاپی دی جاتی ہے میں آپ سے اسمبلی

اسٹاف سے درخواست کرونگا اور وہاں محکمے جو ہے وہ جوابات بھیجتے ہی نہیں اگر وہ جوابات بھیجے اور ہم اس کو اسٹیڈی کریں تو ہمارے یہ سوال اور جواب کی جو اہمیت ہے یعنی اس کا مقصد پورا ہو۔

جناب اسپیکر : وہ تو میں نے پہلے کہہ دیا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : تو اس سوال پر بھی میں درخواست کرونگا۔

جناب اسپیکر خان صاحب آپ کے سوالات کے جواب آچکے ہیں ان کو دیکھئے گا پڑھیے گا اگر آپ سمجھتے ہیں کہ اس جواب میں کوئی شگوفہ ہے یا کوئی جس پر آپ دوبارہ اشتفار کرنا چاہتے ہیں تو آپ اس کو دوبارہ سوال کی شکل میں لائیں اس کو ہم ایڈمٹ کرلینگے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : یعنی آپ کا مقصد ہے کہ نئے سوال کی شکل میں

جناب اسپیکر : جی ہاں

عبدالرحیم خان مندوخیل : اسی میں ضمنی سوال ہے جناب والا یہاں جو گریڈ ۱۷ کے سریل ممبر ۹۳ سے ۹۷ تک جو appointement ہوئے ہیں اسمیں ایک بہت میجارٹی ۱۷۰ ان سب کی کوئٹہ میں پوسٹنگ ہوئی ہے یہ میں منسٹری سے پوچھوں گا کہ ۲۵۴ میں ۱۷۰ یعنی کوئٹہ میں اتنی زیادہ ضرورت تھی۔

مولانا امیر زمان : جناب اسپیکر صاحب جہاں تک گریڈ ۱۶ اور ۱۷ کی بات ہے یہ پبلک سروس کمیشن والے کرتے ہیں۔ یہ تعیناتی محکمے کے توسط سے ہوا نہیں ہے پبلک سروس کمیشن والے کرتے ہیں اور دوسری ظاہر بات یہ ہے کہ وہ تعلیمی کوائف کی بنیاد پہ کوالیفیکیشن کی بنیاد ہوتی ہے والفیکیشن والے کوئٹہ میں زیادہ نہیں ہر جگہ ہم نے دیکھا ہے کہ کوئٹہ والوں نے زیادہ سیٹیں لی ہیں اور زیادہ تعیناتی ہوئی ہے اس بنیاد پہ یہاں کچھ تعلیم یافتہ لوگوں نے زیادہ سیٹیں لی ہیں او رزیادہ تعیناتی ہوئی ہے اس بنیاد پے یہاں کچھ تعلیم یافتہ لوگ زیادہ اور باہر بہ نسبت گاؤں جو مثلا پشین ہے قلات ہے خاران ہے باقی اضلاع اور یہ محکمہ والے کرتے نہیں ہیں پبلک سروس کمیشن والے کرتے ہیں۔ وہاں سے سفارش ہو کر کے یہاں تعیناتی کرتے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : نہیں جناب والا میرا سوال ان کی اپوائنٹمنٹ کا نہیں ہے

کہ کس نے اپوائینٹ کیا میں کہتا ہوں کہ ۷۰ یعنی ۳۵۴ سے ۷۰ یہ اس کے معنی ہیں وہ یعنی پورے آدھے ایسے ہی ملتے ہیں پچاس پرسنٹ وہ کوئٹہ میں ہے پوسٹنگ اس کی اس طرح یعنی آپ کے رورل ایریا کو آپ کیا دیتے ہیں۔

مولانا امیر زمان : میں نے گزارش کی کہ یہاں تعلیم یافتہ لوگ زیادہ ہیں اور سیٹیں جب اوپر میرٹ ہوں

جناب اسپیکر نہیں وہ سیٹوں کا نہیں کہہ رہے ہیں وہ یہ فرمارہے ہیں کہ ۳۵۴ جو بھرتی کیے گئے ہیں اس میں سے ستر کوئٹہ میں رکھے گئے ہیں کیوں تعینات کی گئی یہاں پہ صرف کوئٹہ میں یعنی آدھے آپ نے کوئٹہ میں کیوں رکھے ہیں یہ سوال ہے ان کا

مولانا امیر زمان سینئر وزیر :کوئٹہ میں جب پوسٹیں خالی ہوں تو ضرور رکھیں گے

جناب اسپیکر :ہاں یہ خیر سوال ان کا یہ ہے کیونکہ بڑا ہسپتال ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : نہیں تو میں یہ فرض کرونگا کہ آپ اس کو کنسیڈر کریں کہ کیا یہ اصل میں یہ پوسٹ عنی لوگوں کی اپوائینٹ اور پھر یہاں پوسٹنگ یہ صرف یونہی آپ لوگوں کو ہلیتھ سروسز نہیں دینا چاہتے اور پھر ایسی سفارش ہر اپنے مقاصد کے تحت۔

مولانا امیر زمان سینئر وزیر : سفارش پر نہیں ہے یہاں کوئٹہ میں آپ کا بڑا ہسپتال ہے یہاں آپ کا میڈیکل کالج ہے اور یہاں پر ٹی بی سینٹوریم ہے سارے آپ کے یہاں یہ آنکھوں کے لئے جو ہسپتال ہے یہ سارے ہسپتال یہاں نہیں اس لئے یہاں پے تعیناتی زیادہ ہوئی ہے اس بنیاد پر نہیں کہ سفارشیں زیادہ ہوئی ہیں۔

جناب اسپیکر : اسامیاں زیادہ نہیں اس لئے یہاں تعیناتی ہوئی ہے جو جتنے آسامیاں زیادہ ہونگی آپ لوگ آئینگے ٹھیک ہے مہربانی

اگلا سوال مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل

عبدالرحیم خان مندوخیل : سوال نمبر ۲۴۱

۲۴۱X مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل

۱۳ نومبر ۱۹۹۷ء کو موخر شدہ

کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے

(الف) رواں مالی سال ۹۷-۱۹۹۶ء کے دوران سیکنڈ فیملی ہیلتھ پروجیکٹ کا تخمینہ بجٹ کس قدر ہے اور اب تک بجٹ کا کتنا حصہ خرچ کیا جا چکا ہے نیز یہ خرچ کن کن مدات میں ہوا ہے۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سیکنڈ فیملی ہیلتھ پروجیکٹ کے توسط سے بہت سی دوائیاں فرنیچر اور آلات وغیرہ جاری کئے جا چکے ہیں اگر جوابات اثبات میں ہے تو یہ اشیاء کہاں کہاں کے لئے جاری کئے گئے ہیں اور کہاں کہاں استعمال ہو رہی ہیں۔

وزیر صحت

مولانا امیر زمان خان (سینئر وزیر)

الف) سیکنڈ فیملی ہیلتھ پروجیکٹ کا تخمینہ بجٹ رواں مالی سال ۹۷-۱۹۹۶ء کیدوران ۲۹۴،۹۵۰ ملین روپے ہے بجٹ کا خرچ شدہ حصہ ۲۱۰،۴۷۶ ملین روپے ہے رقم مندرجہ ذیل مدات میں خرچ کی گئی ہے۔

خریداری ادویات طبی الات تنخواہیں فرنیچر کی خریداری برائے مختلف ٹریننگ سنٹر ساز و سامان برائے ٹریننگ سینٹر تعمیرات ٹریننگ سینٹر و دیگر اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔	دوائیاں	۲۳،۵۴۵ ملین
۲۔	آلات	۲،۴۲۱ ملین
۳۔	تنخواہیں	۹،۳۸۴ ملین
۴۔	فرنیچر	۳،۷۵۴ ملین
۵۔	ٹریننگ	۲،۹۷۳ ملین
۶۔	تعمیرات	۵،۹۰۹ ملین
۷۔	کسٹم ڈیوٹی	۱۵،۹۷۵ ملین (گاڑیوں کیلئے)
۸۔	تنخواہیں	۳،۸۱۶ ملین (برائے کنسلٹنٹ)

۹۔ مرمت ٹی اے ڈی اے پوسٹیج سٹیشنری نقل وحمل ٹیلی فون چارجز ۲۰۰۷ء ملین یہ درست ہے کہ سیکنڈ فیملی ہیلتھ پروجیکٹ نے دوائیاں فرنیچر اور آلات خریدے ہیں جہاں تک ادویات کا تعلق ہے وہ ایک تناسب سے ہے بلوچستان کے چھ ڈویژن میں تقسیم کی گئی ہیں جنکی تفصیل ایوان کی میز پر رکھدیا ہے۔ اور جو فرنیچر سیکنڈ فیملی ہیلتھ پروجیکٹ کے ذریعے سے خرید اگیا ہے وہ فرنیچر مختلف سینٹر برائے پروجیکٹ صوبائی صحت ترقیاتی مرکز (PHDC) اور ضلعی صحت ترقیاتی مرکز (DHDC) ٹریننگ سینٹر جو کہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر میں تعمیر کیے گئے (سبی خضدار، تربت لورالائی ڈیرہ مراد جمالی اور کوئٹہ) کو فراہم کیے گئے ہیں۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) : جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے

عبدالرحیم خان مندوخیل : جناب والا اس ایک ضمنی ہے وہ ہے کہ تنخوائیں صفحہ ۱۲ پے ایک طرف تنخواہیں ہے ۳۸۳۔۹ ملین ہے اور پھر ایٹم ۸ پھر تنخوائیں پھر برائے کنسلٹنٹ ۳۔۸۱۶ یعنی تنخواہیں صفحہ ۱۲ پے ایٹم تین ۳۸۳۔۹ کل جو یہ ہمارا سیکنڈ فیملی ہیلتھ پراجیکٹ ہے اس کی کل تنخواہیں ۳۔۹ اور اس میں کنسلٹنٹ ون تھرڈ تیس پرسنٹ تنخواہیں پھر ان کی تو کیا ان کو کنسلٹنٹ کی تنخوائیں ان سے اپنے آپ کو ہم بچا نہیں سکتے۔

مولانا امیر زمان سینئر وزیر : نہیں جی اس سے ہم نہیں بچا سکتے ہیں ہر چیز میں اب کنسلٹنٹ کو لازمی قرار دیا گیا ہے اور میں گزارش کرونگا یہ جو کویت فنڈ کے پیسے واپڈا کو مل رہے ہیں اس کے لئے بھی کنسلٹنٹ کو رکھا ہوا ہے جو بھی چیز ہے سب چیزوں کے لئے انہوں نے کنسلٹنٹ رکھا ہوا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل : میرا عرض یہ ہے کہ ان کا کنسلٹنٹ اور اس کی اتنی تنخوائیں یعنی یہ ایک تو یہ ہے کہ ہمیں لوگ پراجیکٹ میں امداد دیتے ہیں اور ہم مجبور ہوتے ہیں اور یہ بات اپنی جگہ پہ کیا ایسے میں ہماری اپنی یہ جو تنخوائی ہم دیتے ہیں۔

اس میں ہمارے اپنے وہ ماہرین نہیں ہے۔

مولانا امیر زمان سینئر وزیر نہ جو ہمارے ماہرین ہوں بھی تو ور لڈ بینک اور باقی جو یہ ہے ان کی شرائط